مجلسِ ترقیِ ادب لاہور کی شعری تدوینی روایت

ڈاکٹر عظمت رباب، اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اُردو، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

Abstract

(Majlis e Tarraqi Adab has played important role in the development, preservation of Urdu literature and the tradition of Tadveen e Matn. Many Classical Urdu poetry and prose texts have been edited and published by this institute. This article gives an overview of the role and contributions of Majlis e Taraqqi e Adab covering most of its prominent textual Scholars and poetic works.

اردو تدوینِ متن کی روایت کسی ایک ادارے یا فرد سے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہندوستان اور پاکستان کے کئی شہر، جامعات، ادارے اور کئی افراد کی رانفرادی سطح پر کاوشیں اس میں شامل ہیں۔ اداروں میں انجمن ترقی اردو (ہند)، انجمن ترقی اردو پاکستان (کراچی) اور مجلسِ ترقی ادب لاہور نمایاں مقام کے حامل ہیں۔ ان سب اداروں میں دیگر خصوصیات کے علاوہ ایک شِق یہ بھی مشترک ہے کہ انھوں نے ادب کے فروغ اور اشاعت میں کردار ادا کیا ہے۔ نثر اور شاعری کی متعدد تخلیقی کتب کے ساتھ ساتھ ادبی تحقیق و تدوین میں بھی ان اداروں کا کردار اہم ہے۔ ذیل میں مجلسِ ترقیِ ادب کا مختصر تعارف اور اردو تدوینِ متن کی شعری روایت میں اس ادارے کی خدمات کا مختصراً جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

لاہور میں ۱۹۵۰ء میں ''مجلس ترجمہ'' کے نام سے محکمہ تعلیم کی نگرانی میں ایک ادارہ قائم کیا گیا۔ ۱۹۵۸ء میں اس ادارے کو ایک نئی شکل دی گئی اور اس ادارے کا نام ''مجلس ترقی ادب لاہور'' رکھا گیا۔ تشکیلِ نو کے بعد مجلس کے درج ذیل اغراض و مقاصد وضع کیے گئے۔

۱۔ کلاسیکی ادب شائع کرنے کا مناسب اہتمام ۲۔ بلند پایہ ادب کی اشاعت ۳۔ غیر زبانوں کی معیاری کتب کا ترجمہ کرا کے شائع کرنا ۴۔ ہر سال بہترین ادبی مطبوعات کے مصنفین کو انعام دینا ۵۔ سال کے بہترین مطبوعہ مضامین اور منظومات پر انعام دینا[۱]

مجلس ترقی ادب لاہور کا اہم کارنامہ کلاسیکی متون کی اشاعت ہے۔ ترتیب و تدوین و اشاعت کے اعتبار سے ان کتابوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے

۱۔ وہ کتابیں جو مخطوطات کی صورت میں تھیں اور مجلس نے انھیں پہلی مرتبہ شائع کیا۔ مثلاً عجائب القصص از شاہ عالم ثانی، دیوانِ جہاندار، تذکرہ طبقات الشعرا، کلیاتِ مصحفی، کلیاتِ جرأت وغیرہ۔

۲۔ وہ کتابیں جو ایک مرتبہ چھپی تھیں، ہمارے ادب کی تاریخ میں بطور حوالہ شامل تھیں لیکن نایاب ہو چکی تھیں۔ ان میں فورٹ ولیم کالج کی اردو نثر، دہلی اور لکھنؤ کے اساتذہ کے کلیات اور دواوین، اور سرسید اور

ان کے رفقا کی نظم ونثر شامل ہے۔

۳۔ وہ کتابیں جو بازار میں دستیاب تھیں لیکن ان کے ایڈیشن اور متن تصحیح طلب تھے۔

''مسودہ حاصل کرنے کے لیے مجلس کا طریق کار عموماً یہ رہا ہے کہ محققین کو اپنی پسند بتانے کی بجائے وہ ان سے ان کی پسند دریافت کرتی ہے اور جس کسی خاص موضوع پر کسی دانش ورنے مدت تک خاص محنت اور نظر صرف کی ہو، اس پر ان سے کتاب مرتب کرنے کے لیے درخواست کی جاتی ہے۔ جب کام مکمل ہو کر دفتر میں پہنچ جاتا ہے تو ملک کے صفِ اول کے چند اہلِ علم سے اس کام کے بارے میں رائے حاصل کر لی جاتی ہے۔ ان کے اطمینان پر مسودہ اشاعت کے لیے مطبع میں بھیج دیا جاتا ہے۔''[۲]

مجلس ترقی ادب لاہور کی طرف سے شائع ہونے والے متون کی ایک اہم خصوصیت ان پر تنقیدی مقدمے ہیں۔ فورٹ ولیم کالج کی کتابوں کی اشاعت اور سرسید اور رفقائے سرسید کے متون کی اشاعت بھی مجلس ترقی ادب کے زیرِ اہتمام عمل میں آئی ہے۔ سرسید کے مقالات سولہ (۱۶) جلدوں میں مرتب ہوئے ہیں، کلاسیک اور متوسط دور کے متعدد شعرا کے دواوین وکلیات مرتب کیے گئے ہیں۔ ڈرامے کی صنف میں امتیاز علی تاج کے مرتب کردہ ڈرامے اہم ہیں۔ مجلس ترقی ادب لاہور کے شعری متون کا تعارف اور تجزیہ مدونین کے حوالے سے ذیل میں درج ہے۔

خلیل الرحمٰن داؤدی

(خلیل الرحمٰن داؤدی ۱۹۲۳ء۔۲۰۰۲ء) نے درج ذیل کلاسیکی ادب کی کتابوں کی ترتیب وتدوین کی۔

ا۔ دیوان درد:

دیوانِ درد مجلس ترقی ادب لاہور سے ۱۹۶۲ء میں شائع ہوا۔ اس مرتبہ دیوانِ درد کا مقدمہ ۱۸ اصفحات کو محیط ہے جبکہ متن کے صفحات کی تعداد ۱۵۳ ہے۔ مرتب نے درد کے حالات اور تصانیف کا تفصیل سے تذکرہ کیا ہے۔ دیوانِ درد کی تدوین میں گیارہ (۱۱) نسخے مرتب کے پیشِ نظر رہے، نسخوں کے تعارف کی تفصیل کے ساتھ مقدمہ ختم ہو جاتا ہے۔ کون سا نسخہ کس بنا پر اہمیت کا حامل ہے؟ کیا ان نسخوں کے متن میں کوئی فرق ہے؟ متن کی بنیاد کون سا نسخہ ہے؟ اختلافِ نسخ میں کون کون سے نسخے شامل ہیں؟ اس بارے میں کہیں ایک لفظ بھی درج نہیں کیا گیا۔ سوائے اس اطلاع کے کہ مرتب کے پاس درد کی زندگی میں لکھا گیا مخطوطہ ومطبوعہ موجود ہے۔ ہمارے پاس اس نسخے کے حوالے سے کوئی معلومات نہیں پہنچتیں۔

۲۔ کلیاتِ انشا ،انشا ء اللّٰہ خاں انشا:

خلیل الرحمٰن داؤدی نے کلیاتِ انشا مرتب کیا جو کہ مجلس ترقی ادب لاہور سے ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ اس کا مقدمہ ڈاکٹر آمنہ خاتون نے لکھا ہے۔ مقدمہ میں تذکروں کی مدد سے انشا کے آباواجداد کا تفصیلی ذکر اور شجرہ درج کیا ہے لیکن کسی نسخے کا کوئی تعارف یا حوالہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر خلیل الرحمٰن داؤدی نے نثر اور شاعری کے بہت سے متون کو مرتب کیا ہے ان میں فورٹ ولیم کالج کے متون بھی ہیں، تذکرے بھی ہیں اور دواوین وکلیات بھی شامل ہیں۔ مرتب نے ان متون کے مقدموں میں

تنقیدی جائزے بھی درج کیے ہیں اور کہیں کہیں ان متون کے نسخوں کے تعارف بھی دیے گئے ہیں۔ ان کے مرتب کیے گئے متون مجلس ترقی ادب میں تدوین کے حوالے سے اہمیت کے حامل ہیں۔

کلب علی خاں فائق

کلب علی خاں فائق (۱۹۰۹ء۔۱۹۸۸ء) اردو کے اہم محقق ہیں۔ انھوں نے درج ذیل متون کی تدوین کی ہے:

۱۔ کلیاتِ شیفتہ، نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ:

کلیاتِ شیفتہ مجلس ترقی ادب لاہور سے ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا۔ مقدمہ میں شیفتہ و حسرتی کے عنوان کے تحت شیفتہ (۱۸۰۹ء۔۱۸۶۹ء) کا خاندانی پس منظر، ولادت، مقام ولادت، تجوید و حدیث، آغاز شاعری، شاگردی، عشق، بیعت، سفر حجاز، تقویٰ، شیفتہ کا مکان مرکز علمی، ۱۸۵۷ء میں شیفتہ کی گرفتاری، مستقل قیام جہانگیر آباد، وفات ۱۸۶۹ء (۱۲۸۶ھ)، شادی اور اولاد، تصانیف، شخصیت کے عنوانات قائم کر کے شیفتہ کے حالات، شخصیت اور کلام کا تعارف درج کیا ہے۔ کلب علی خاں نے شیفتہ کے انھی حالات کو قدرے تفصیل کے ساتھ "گلشنِ بے خار" کے مقدمے میں درج کیا ہے۔ آخر میں نثر خاتمہ کے عنوان سے جو تحریر ہے اس سے علم ہوتا ہے کہ زیر نظر کلیات، دیوانِ شیفتہ طبع اول مطبع آئینہ سکندری میرٹھ کا متن ہے۔ یہ وہی متن ہے جو ۱۸۵۵ء میں دیوان شائع ہوا تھا اور شیفتہ نے خود اسے چھپوایا تھا۔

۲۔ مہتاب داغ، نواب مرزا خاں داغ دہلوی:

مہتاب داغ مجلس ترقی ادب لاہور سے پہلی بار ۱۹۶۲ء میں شائع ہوئی اور دوسری بار ۲۰۰۸ء میں چھپی۔ مقدمہ کے عنوان کے تحت کلب علی خاں فائق نے داغ کی سوانح پر تنقیدی مضمون لکھا ہے اور انتقاد کے عنوان سے سید عابد علی عابد نے شاعری پر تنقید کی ہے، انھوں نے اپنے تنقیدی مضمون میں داغ کی معاملہ بندی، واقعہ گوئی، منفرد اسلوب، داغ کے کلام میں صنائع بدائع کا استعمال کلام داغ کی مثالوں کے ذریعے درج کیا گیا ہے۔ داغ کے حالات سے لے کر ان کے کلام کے انتقاد تک سب معلومات اس مقدمے میں درج ہیں۔ اگر نہیں ہے تو مہتابِ داغ کا تعارف نہیں ہے جو کہ اصل موضوع ہے۔ مہتابِ داغ میں ۲۹۳ غزلیں ہیں۔ آخر میں متفرق اشعار کے علاوہ خمسہ، سلام، رباعی اور قطعہ کے عنوان سے دیگر کلام درج کیا گیا ہے۔

۳۔ کلیاتِ مومن، مومن خان مومن:

کلب علی خاں فائق نے کلیاتِ مومن کو مرتب کیا جو کہ پہلی بار دو جلدوں میں ۱۹۶۴ء میں اور دوسری بار ۲۰۰۸ء میں مجلس ترقی ادب لاہور سے شائع ہوا۔ اس کا حرفِ آغاز سید امتیاز علی تاج نے لکھا ہے اور مقدمہ ڈاکٹر سید عبداللہ نے۔ اب باقی رہ گیا متن تو وہ کس نسخے پر مبنی ہے اس کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ یہاں تک کہ مرتب کی طرف سے کوئی ایک لفظ اس میں نہیں ملتا۔ جو مومن (۱۸۰۰ء۔۱۸۵۲ء) کی حیات و تصانیف و خصوصیاتِ کلام پر تو روشنی ڈالتے ہیں اور متن بھی ہمارے سامنے ہوتا ہے لیکن مرتب کا طریقِ تدوین اور اختلافِ نسخ کی ترجیحات کہیں دکھائی نہیں دیتیں۔ تنقیدی رائے اور شعرا کی درجہ بندی اور مقام متعین کرنا ہی مجلس کے متون کی بڑی خاصیت ہے۔ تدوینِ متن کے مراحل بیان کرنا ان کا مطمحِ نظر نہیں ہے۔

۴۔ کلیاتِ نظام:

کلیاتِ نظام ۱۹۶۵ء میں مجلس ترقی ادب لاہور سے شائع ہوا۔ مقدمے کی ابتدا میں مرتب نے تاریخی اور ادبی پس

منظر کے عنوان کے تحت عالم گیر کی وفات کے بعد دہلی کے حالات مختصراً درج کیے ہیں۔اس پس منظر میں حیدرآباد دکن اور رام پور کی ریاستوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔مقدمے میں نظام کے خاندان، حالاتِ زندگی، تعلیم، شاعری، معاصرین اور شاگردوں کا ذکر تفصیل سے کیا ہے۔کلیات کی ترتیب اس طرح ہے کہ پہلے غزلیات ہیں جن کی تعداد ۳۸۲ ہے۔پھر قصائد، قطعات، سہرے، قطعات (فارسی) غزل (فارسی) خاتمہ، تقریظات ہیں۔حاشیوں میں مرتب نے زیادہ تر قیاسی تصحیح کی ہے۔کلیاتِ نظام کی بنیاد واحد قلمی نسخے پر ہے جو نواب کلب علی خاں نے اس کی وفات کے بعد مرتب کرایا تھا۔مقدمے میں نظام کے حالات اور کلام کی خصوصیات کو درج کیا گیا ہے۔

۵۔ کلیاتِ سالک ،قربان علی بیگ سالک:

کلیاتِ سالک مرتبہ کلب علی خاں فائق ۱۹۶۶ء میں مجلس ترقی ادب لاہور سے شائع ہوا۔مقدمے میں سالک (۱۸۲۴ء۔۱۸۸۰ء) کے حالات درج کیے ہیں۔ ۱۸۸۰ء میں معمولی علالت کے بعد سالک وفات پا گئے۔ان کا کلیات طبع ہو رہا تھا۔یہ کلیات اکمل المطابع دہلی میں طبع ہوا۔سالک کے کلام کی طباعت کے بارے میں مرتب لکھتے ہیں:

”لالہ سری رام کے بقول ان کے بیٹے عابد نے دیوان ”میخانہ سالک“ ترتیب دے کر چھاپا تھا۔یہ دیوان نظر سے نہیں گزرا البتہ سالک کی زندگی میں پہلی بار اس کا کلام ”ہنجارِ سالک“ کے نام سے مطبع بدرالدجیٰ دہلی میں ۱۸۷۱ء میں چھپا تھا۔دوبارہ یہ دیوان ”کلیاتِ سالک“ کا جزو ہو کر چھپا“ [۳] مرتب نے سالک کے احباب اور شاگردوں کی تفصیل بھی درج کی ہے۔حواشی میں ہنجارِ سالک سے اختلافِ نسخ درج کیے گئے ہیں۔تذکروں کی مدد سے نکات کی وضاحت کی گئی ہے۔لغات کی مدد سے مختلف الفاظ کے مفاہیم درج کیے گئے ہیں۔مرتب نے کلیاتِ سالک کے دو نسخوں اور ہنجارِ سالک کی مدد سے کلیاتِ سالک کو ترتیب دیا ہے۔

۶۔ کلیاتِ نسیم ،اصغر علی خاں نسیم:

کلیاتِ نسیم مجلس ترقی ادب لاہور نے ۱۹۶۶ء میں شائع کیا۔مقدمے کے دو حصے ہیں ایک حیاتِ نسیم کے عنوان سے مرتب نے لکھا ہے اور دوسرا ”اصغر علی نسیم دہلوی کی غزل“ سید عابد علی عابد کی تحریر ہے۔مرتب نے اپنے مقدمے میں بتایا کہ مومن کے شاگردوں میں شیفتہ، میر حسین تسکین، قلق کے علاوہ نسیم (۱۷۹۹ء،۱۸۰۰ء۔۱۸۶۶ء)) بھی شامل ہیں۔نسیم اپنے کلام کو جمع کر کے نہ رکھتے تھے۔شاگردوں نے کچھ کلام جمع کر کے ترتیب دیا اور نسیم کو دکھایا تو انھوں نے ناپسند کیا۔ان کی وفات کے بعد نواب محمد تقی خان افسر کی مالی مدد سے شاگردوں نے وہی مجموعہ چھپوا دیا جو دفترِ شگرف کے تاریخی نام سے موسوم ہوا۔ متن میں ۳۳۴ غزلیں، متفرقات میں متفرق اشعار، مخمسات، رباعیات، قصائد، خاتمۃ الطبع تذکرۂ سراپا سخن اور تاریخی قطعات ہیں۔اس کلیات کی بنیاد ایک مطبوعہ نسخے پر رکھی گئی ہے۔مقدمے میں اس نسخے کا تعارف اور خصوصیات درج کی گئی ہیں۔

۷۔ گلستان نازک خیالی المعروف بہ کلیاتِ قلق ،حکیم غلام مولیٰ قلق:

حکیم غلام مولا عرف مولا بخش قلق کا کلیات ۱۹۶۶ء میں مجلس سے شائع ہوا۔مرتب نے مقدمے میں قلق (۱۲۴۸ھ۔۱۲۹۷ھ) کے جو حالات درج کیے ہیں وہ انھوں نے کلیاتِ قلق میں شامل تقریظات سے مرتب کیے ہیں۔قلق کی یادگار کلیاتِ قلق ہے۔قلق نے اپنے چھوٹے بھائی محمد عبداللہ زار کو وصیت کی کہ ان کا کلام مرتب کر کے چھپوا دیا جائے۔محمد عبداللہ

نے بڑے بھائی کی وصیت پر عمل کیا اور احباب سے کلیات پر تقریظیں لکھوائیں اور خود کلیات کا دیباچہ لکھا۔کلیاتِ قلق کی اشاعت ۱۸۸۳ء میں ہوئی۔مطبوعہ کلیات کی بنیاد پر یہ متن ترتیب دیا گیا ہے،اس مطبوعہ نسخہ کا تعارف بھی مقدمے میں درج کیا گیا ہے۔

۸۔ کلیاتِ میر ،میر محمد تقی میر:

کلب علی خاں فائق نے میر کا کلیات چھ جلدوں میں مرتب کیا ہے۔دیوانِ اول جلد اول ۱۹۷۶ء میں مجلس ترقی ادب لاہور سے شائع ہوا۔مقدمہ، دیباچہ یا پیش لفظ نام کی کوئی چیز شامل نہیں ہے۔اس کی جگہ جو عنوان ہے وہ سوانح میر ہے۔اس میں میر کی آپ بیتی ''ذکرِ میر'' کا خلاصہ درج کر دیا گیا ہے،کہیں کسی نسخے کا تعارف یا کلامِ میر پر کوئی تبصرہ نہیں ہے۔

۹۔یاد گار داغ ،نواب میرزا خاں داغ دہلوی:

داغ کا چوتھا دیوان ''یادگارِ داغ ''مجلس ترقی ادب لاہور سے شائع ہوا۔صفحہ نمبر ۳۵ تا ۲۷۹ غزلیں ہیں۔صفحہ ۳۹۳ سے ۴۱۰ تک قصائد وقطعات تاریخی ہیں۔ضمیمہ یادگارِ داغ میں ۶۹ غزلیات ہیں۔صفحہ ۵۴۵۔۵۴۷ پر غیر مطبوعہ اشعار یادگار داغ ہیں۔

کلب علی خاں فائق رام پوری نے بہت سے متون ترتیب دیے جو تاریخی حوالوں سے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ان میں زیادہ تر متون شاعری کے ہیں۔مرتب نے ان متون کے تفصیلی مقدموں میں شاعر کے حالات اور خصوصیاتِ کلام درج کی ہیں،زیادہ تر متون کے نسخوں کا تعارف نہیں دیا گیا جبکہ حواشی میں ان نسخوں کے حوالے موجود ہیں۔ایک دو متون ایسے ہیں جن کی بنیاد ایک سے زیادہ نسخوں پر رکھی گئی ہے،ان کا تعارف بھی دیا گیا ہے اور حواشی میں قیاسی تصحیح بھی کی گئی ہے۔

ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی

۱۔کلیاتِ سودا (جلد اوّل غزلیات):

ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی (پ ۱۹۲۵ء) نے ''کلیاتِ سودا '' کی جلد اوّل میں غزلیات کو ترتیب دیا ہے۔جلد اوّل مجلس ترقی ادب لاہور سے ۱۹۷۳ء میں شائع ہوئی۔مرتب کی تحقیق کے مطابق سودا کے ہاتھ کا لکھا ہوا کوئی مجموعۂ کلام اب تک دریافت نہیں ہوا ہے تاہم سودا کے کلام کی مقبولیت کے پیش نظر بہت سے خطی نسخے کتب خانوں میں ملتے ہیں۔ان سب کتب خانوں کے مقابلے میں انڈیا آفس لائبریری لندن اور برٹش میوزیم لندن کے سودا کے کلام کے خطی نسخوں کو مرتب نے ترجیح دی ہے۔ان کی اہمیت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> ''ان میں بعض خطی نسخے اس قدر اہم ہیں کہ انھیں پاکستان و بھارت کے کتب خانوں میں محفوظ نسخوں سے کم رتبہ نہیں سمجھا جا سکتا بلکہ ایک نسخہ تو ایسا ہے جسے دنیا بھر کے تمام نسخوں سے زیادہ معتبر و مستند قرار دیا جا سکتا ہے۔''[۴۴]

یہ نسخہ انڈیا آفس لائبریری لندن کا ہے۔مرتب نے اسے نسخۂ جانسن کا نام دیا ہے۔اسے مخفف ''ج '' کا نام دیا ہے اور متن کی بنیاد اسی نسخے کو بنایا ہے۔وہ کلام جو نسخہ ج میں نہیں ہے وہ نسخہ لندن (ل) سے لیا گیا ہے۔جو منظومات نسخہ ج ، ل میں نہیں ہیں اس کے لیے نسخہ آشفتہ (آ) سے استفادہ کیا گیا ہے۔چوتھا اہم نسخہ ''نسخہ ایجرٹن (ایج) ہے۔متن میں جدید طریق املا اختیار کیا گیا ہے۔مقدمے میں انیس (۱۹) مخطوطات کا تعارف دیا گیا ہے جو کہ برٹش میوزیم اور انڈیا آفس کے کتب خانوں میں

ہے۔کلیاتِ سودا کی ترتیب میں دس (۱۰) مخطوطات مرتب کے پیش نظر رہے کلیاتِ سودا کی جلد دوم میں سودا کے قصائد کو مرتب کیا گیا ہے۔ یہ جلد دوم مجلس ترقی ادب لاہور سے ۱۹۷۶ء میں شائع ہوئی۔کلیاتِ سودا جلد سوم میں مثنویات ہیں۔کلیاتِ سودا کی جلد چہارم کو بھی ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی نے مرتب کیا جو کہ مجلس ترقی ادب لاہور سے ۱۹۸۷ء میں شائع ہوئی۔

ڈاکٹر شمس الدین صدیقی نے مختلف نسخوں کی مدد سے کلیاتِ سودا کی تدوین کی ہے۔انھوں نے مقدمے میں نسخوں کا تعارف اوران کی اہمیت درج کی ہے۔انھوں نے سودا کے الحاقی کلام کے حوالے سے بھی احتیاط کرتے ہوئے سودا کے کلام کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا ہے،انھوں نے حواشی میں اختلافِ نسخ درج کیے ہیں اور کلامِ سودا کی تاریخی ترتیب کا تعین بھی کیا ہے۔

ڈاکٹر اقتدا حسن

۱۔ کلیاتِ قائم:

ڈاکٹر اقتدا حسن نے کلیاتِ قائم دو جلدوں میں مرتب کیا جو مجلس ترقی ادب لاہور سے ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا۔ پیش لفظ میں مرتب نے یہ وضاحت کی ہے کہ قائم (م ۱۲۰۸ھ/۹۴۔۱۷۹۳ء) کے سوانح کہیں ایک جگہ پر مفصل نہیں ملتے۔اس دقت کے پیش نظر تذکروں، کتبِ تاریخ اور کلام قائم سے قائم کی سوانح کا خاکہ مرتب کیا گیا ہے،قائم کی سیرت، تصانیف او رتلامذہ کے بیان کے بعد مرتب نے ماخذات درج کیے ہیں، دس نسخوں اور تذکروں کی کی مدد سے انھوں نے ''کلیاتِ قائم'' ترتیب دیا ہے۔کلیاتِ قائم کا متن، دیوانِ قائم انڈیا آفس لائبریری لندن کے نسخے کے مطابق ہے،دیگر نسخوں میں جو کلام زائد ہے اسے مرتب نے مآخذ کے حوالے کے ساتھ متن یا حاشیہ متن میں اور دیگر کو حواشی میں درج کر دیا ہے۔محنت وجاں فشانی سے مرتب نے کلیاتِ قائم کے حواشی وتعلیقات مرتب کیے ہیں۔دونوں جلدوں کے آخر میں فرہنگ بھی دی گئی ہے۔

۲۔ کلیاتِ جرأت:

کلیاتِ جرأت کی جلد اول مجلس ترقی ادب لاہور سے ۱۹۶۸ء میں شائع ہوئی۔حرفِ آغاز میں مرتب نے جرأت (۱۱۶۲ھ۔۱۲۲۴ھ/۱۷۴۹ء۔۱۸۰۹ء) کے کلام کے بارے میں معلومات فراہم کی ہیں۔متن کی پیش کش کے لیے کلیاتِ جرأت کے سات مخطوطے اور ایک قلمی دیوان مرتب کے پیش نظر رہے ہیں۔کلیاتِ جرأت کی صرف جلد اول ہی مجلس ترقی ادب لاہور سے شائع ہوئی اور دیگر جلدوں کی اشاعت نہ ہوسکی۔دیوانِ جرأت مرتبہ ڈاکٹر اقتدا حسن تین جلدوں میں نیپلز سے شائع ہوا۔اس کی پہلی جلد ۱۹۷۰ء میں شائع ہوئی۔پہلی جلد میں غزلیات ہیں۔انگریزی میں اس کا Preface لکھا گیا ہے۔ کلیاتِ جرأت کا پہلا والیم غزلیات، دوسرا دیگر اصناف اور تیسرا اختلافِ نسخ وتعلیقات پر مشتمل ہے۔ایک تفصیلی مقدمہ تیسری جلد میں موجود ہے جو کہ انگریزی زبان میں ہے۔اس میں نسخوں کا تعارف اور مخففات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔اس میں زیادہ تر وہی نسخے شامل ہیں جو کہ کلیاتِ جرأت جلد اوّل مطبوعہ مجلس ترقی ادب لاہور میں لکھے گئے تھے۔ان کے علاوہ جو نسخے مرتب کو ملے ان کا تعارف بھی درج کر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر گوہر نوشاہی

۱۔ مثنوی ہشت عدل مع واسوخت ،محمود بیگ راحت:

ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے محمود بیگ راحت کی مثنوی ہشت عدل اور واسوخت کو مرتب کیا ہے جو مجلس ترقی ادب لاہور

سے ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی۔مقدمے میں راحت کے حالات،تصانیف اور ہشت عدل کا خلاصہ اور خصوصیاتِ کلام درج کی ہیں۔زیرِ نظر تصنیف مثنوی ہشت عدل ۱۸۷۳ء میں پہلی بار مطبع نول کشور پٹیالہ کے زیرِ اہتمام طبع ہوئی۔اس کے موضوعات کے بارے میں مرتب لکھتے ہیں:

> ''مثنوی ہشت عدل میں عدل وانصاف کے موضوع پر آٹھ واقعات آٹھ مختلف بحروں میں نظم کیے گئے ہیں۔اس طرح یہ کتاب آٹھ مختلف ادبی ٹکڑوں کو ایک خاص وحدت میں پروتی ہے۔یہ وحدت اس کا موضوع ہے یعنی عدل وانصاف کے واقعات۔''[۵]

مثنوی ہشت عدل کی پہلی طباعت کے بارے میں مرتب نے لکھا ہے کہ یہ ۱۸۷۳ء میں پہلی بار شائع ہوئی۔

۲۔ مثنوی رمز العشق مع چرخی نامہ ،غلام قادر شاہ:

غلام قادر شاہ (م ۱۱۷۶ھ) کی مثنوی ''رمز العشق '' اور ''چرخی نامہ ''،مجلس ترقی ادب لاہور سے ۱۹۷۲ء میں شائع ہوئی ۔گوہر نوشاہی نے پنجاب میں اردو از حافظ محمود شیرانی کے حوالے سے لکھا ہے کہ مثنوی رمز العشق ،مصنف نے اپنے والد کی زندگی ہی میں تصنیف کر لی تھی ۔یعنی مثنوی کا زمانہ تصنیف ۱۱۵۱ھ سے پہلے قرار پاتا ہے۔ چرخی نامہ کے متن کے بارے میں مرتب لکھتے ہیں:

> ''چرخی نامہ کا متن ذخیرہ شیرانی پنجاب یونیورسٹی لائبریری کی بیاض نمبر ۱۴۶۳ سے حاصل کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ یہ نظم اور کسی جگہ مطبوعہ یا خطی صورت میں دستیاب نہیں ہو سکی۔''[۶]

۳۔ پدماوت(تصنیفِ دو شاعر)، میر ضیاء الدین عبرت و غلام علی عشرت:

''پدماوت'' مجلس ترقی ادب لاہور سے ۱۹۸۶ء میں شائع ہوئی۔مقدمہ میں کلب علی خاں فائق نے عبرت و عشرت کی سوانح تحریر کی ہے جبکہ ''تنقیدی جائزہ'' کے عنوان سے ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے اس مثنوی کی تفصیلات درج کی ہیں۔

سید مرتضٰی حسین فاضل لکھنوی

۱۔ کلیاتِ آتش ، خواجہ حیدر علی آتش:

آتش (۱۱۹۲ھ۔۱۲۶۳ھ/ ۱۷۷۸ء۔۱۸۴۷ء) کا کلیات پہلی بار ۱۹۷۵ء میں دو جلدوں میں اور دوسری بار ۲۰۰۸ء میں مجلس ترقی ادب لاہور سے شائع ہوا۔مقدمے میں حیدر علی آتش کے خاندان ،ولادت ،تعلیم ،تربیت اور سیرت وکردار پر تفصیل درج کی ہے ۔کلیاتِ آتش کی ترتیب اور نسخوں کا تعارف بھی درج کیا ہے۔آتش کے کلیات کے بارے میں مرتب نے لکھا ہے کہ ۱۲۶۱ھ میں چھپا۔اس حوالے سے مرتب لکھتے ہیں:

> ''یہ دیوان مجھے ابھی تک نہیں ملا۔آتش کی وفات کے بعد ان کے احباب کو دوبارہ دیوان چھاپنے کی فکر ہوئی تو شیخ رجب علی صاحب نے کچھ منتشر غزلیں بڑی محنت سے تلاش کر کے دیوان دوم کے ساتھ شائع کر دیں۔''[۷]

مرتب نے اسی شیخ رجب علی والے نسخے کو متن کی بنیاد بنایا ہے کیونکہ ان کے خیال میں یہ نسخہ قدیم ہونے کے علاوہ صحیح بھی ہے اور آتش کے ایسے کلام پر مشتمل ہے جو دوسرے مطبوعہ نسخوں میں نہیں ملتا۔

سید مرتضٰی حسین فاضل لکھنوی نے آزاد اور غالب کے خطوط کو مرتب کیا ہے۔انھوں نے آتش کے کلیات

کی تدوین بھی کی ہے۔مکاتیب سے قطع نظر ان کا یہ کلیات آتش کے کلام پر مشتمل ہے،مقدمے میں انھوں نے نسخوں کا تعارف بھی درج کیا ہے اور اختلافِ نسخ حواشی میں دیے ہیں۔مکاتیب میں انھوں نے آزاد کے خطوط کو تاریخی ترتیب دی ہے جبکہ عودِ ہندی کا متن طبع اول میرٹھ کے مطابق ہے۔

حواشی:

۱۔ کارکنان مجلس ترقی ادب لاہور، مجلس ترقی ادب لاہور کی خدمات ،(لاہور:مجلس ترقی ادب،۱۹۶۸ء)،ص۵

۲۔ ایضاً،ص۱۰

۳۔ کلب علی خاں فائق (مرتب) کلیاتِ سالک ،قربان علی بیگ سالک،(لاہور:مجلس ترقی ادب،۱۹۶۶ء)،ص۳۴

۴۔ ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی (مرتب) کلیاتِ سودا (جلد اول غزلیات) ،(لاہور:مجلس ترقی ادب،۱۹۷۳ء)،ص۷ پیش لفظ

۵۔ ڈاکٹر گوہر نوشاہی (مرتب)مثنوی ہشت عدل مع واسوخت ،محمود بیگ راحت،(لاہور: مجلس ترقی ادب،۱۹۷۱ء)،ص۱۰ مقدمہ

۶۔ ڈاکٹر گوہر نوشاہی (مرتب)مثنوی رمزالعشق مع چرخی نامہ ،غلام قادر شاہ،(لاہور:مجلس ترقی ادب،۱۹۷۲ء)،مقدمہ ص۳۰

۷۔ سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی (مرتب) کلیاتِ آتش ،(لاہور:مجلس ترقی ادب،۲۰۰۸ء)،ص۵۰ مقدمہ

مآخذ:

۱۔ کلب علی خاں فائق (مرتب) کلیاتِ سالک ،قربان علی بیگ سالک،لاہور:مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۶ء۔

۲۔ گوہر نوشاہی،ڈاکٹر،(مرتب)مثنوی رمزالعشق مع چرخی نامہ ،غلام قادر شاہ،لاہور: مجلس ترقی ادب،۱۹۷۲ء۔

۳۔ گوہر نوشاہی،ڈاکٹر،(مرتب)مثنوی ہشت عدل مع واسوخت ،محمود بیگ راحت،لاہور :مجلس ترقی ادب،۱۹۷۱ء۔

۴۔ محمد شمس الدین صدیقی،ڈاکٹر،(مرتب)کلیاتِ سودا (جلد اول غزلیات) ،،لاہور:مجلس ترقی ادب،۱۹۷۳ء۔

۵۔ مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی،سید،(مرتب) کلیاتِ آتش ،لاہور:مجلس ترقی ادب،۲۰۰۸ء۔

☆☆☆